السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں یہ کہ مسمی محمد انور ولد خوشی محمد قوم قریشی سکنہ چاہ آنہ تحصیل بنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد کا رہائشی ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض کرتا ہوں ۔ یہ کہ میری بیٹی مسماۃ نصرت بی بی کا نکاح ہمراہ مسمی غلام حسین ولد محمد صدیق قوم قریشی موضع چاہ آنہ تحصیل بنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد سے عرصہ تقریبا 5 سال قبل کر دیا تھا ۔ جب کہ مسمات مذکورہ اپنے خاوند کے ہاں ساڑھے تین سال وقفہ وقفہ سے آباد رہی ۔ دوران آبادگی خاوند مذکور کے نطفہ سے ایک بچہ بیدا ہوا جو حیات ہے اور اس کی عمر تقریبا 2 سال ہے اور مسمات کے پاس ہے ۔ دوران آبادگی خاوند مذکور نے مسمات پر الزام بدچلنی کا لگانا شروع کر دیا اور اپنے بچے کو اپنا نطفہ ماننے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے گھر میں اکثر لڑائی جھگڑا رہتا اور خاوند مذکور مسمات کو معمولی معولی باتوں پر طعنے وغیرہ دیتا اور زدوکوب کرتا ۔ آخر کار خاوند مذکور نے مسمای کو مار پیٹ کر گھر سے دھکے دے کر اور تین بار زبانی طلاق طلاق طلاق کہہ کہ ہمیشہ کے لئے گھر سے باہر نکال دیا ہے ۔ جس کو عرصہ تقریبا ڈیڑھ سال کا ہوچکا ہے اور آج تک رجوع نہیں کیا ہے ، حالانکہ برادری والون نے کئی بار مصالحت کی بے حد کوشش کی جو ناکام رہی ۔ اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعاسہ بار زبانی طلاق طلاق طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں ؟ ہمیں مدلل شرعا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ، کذب بیانی ہوگی (تو سائل خود ذمہ دار ہوگا ، لہذا مجھے شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔ (سائل : محمد انور حقیقی باپ مسماۃ مذکورہ نصرت بی بی

تصدیق : ہم اس سوال کی حرف بحرف حلفا خدا تعالیٰ کو جان کر تصدیق کرتے ہین کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی بات غلط ثابت ہوگا تو ہم اسکے ذمہ دار ہوں گے ، لہذا شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہو کہ صورت مسؤلہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہو چکی ہے ۔ کیونکہ طلاق دینے کا تعلق خاوند کی نبت اور زبان سے ہوتا ہے ۔ لہذا خاوند عاقل بالغ اپنی مرضی سے بلا جبر واکراہ جب چاہے اور جن الفاظ سے چاہے طلاق دے سکتا ہے ، یعنی الفاظ صریح ہوں یا کنائی ، تحریر تو اس کو اثبات کے لئے ہوتی ہے ۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَالَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ (1) باب الطلاق فی الاغلال ولکرہ والنیان ج 2 ص 793،794

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ نے میری امت کے لوگوں کے خیالات کو معاف کر رکھا ہے جب تک وہ اپنے ان دلی خیالات کو عملی جامہ نہ پہنائین یا زبان سے بول کر لفظوں میں ادا نہ کریں ۔ اور یہ حدیث صحیح مسلم ج 1 کتاب الایمان میں بھی مروی ہے ۔ اس حدیث صحیح کے آخری جملہ او تتکم سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ زبانی طلاق بھی واقع ہوجاتی ہے ۔ امام ترمذی اپنے دستور کے مطابق اس حدیث کے آخر میں ارقام فرماتے ہیں :

والعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ : أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِهِ (2) تحفۃ لاحوذی ج 2 ص 215 ۔ باب ماجاء فی من یحدث نفسہ بطلاق إمراتہ

کہ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ طلاق دہندہ کے دل کے خیال سے اس وقت تک طلاق نہیں پڑتی جب تک وہ زنان سے لفظ طلاق بول کر ادا نہ کرے ۔ لہذا ثابت ہوا کہ زبانی طلاق بھی شرعا واقع ہوجاتی ہے ۔

امام ابن قدامہ حنبلی ارقام فرماتے ہیں :

وجملۃ ذلک أن الطلاق لا یقع الا بلفظ فلو نواہ بقلبہ من غیر لفظ لم یقع فی قول عامۃ اہل العلم منہم عطاء وجابر ن زید وسعید بن جبیر ویحییٰ بن ابی کثیر امام شافعی ، امام اسحاق ، امام قاسم ، امام سالم ، امام حسن بصری ، امام عامر شعبی ۔ (3) مغنی ابن قدامہ ج 7 ص 294

امام ابن رشد مالکی لکھتے ہیں :

أجمع المسلمون علی أن الطلاق یقع إذا کان بنیہ ولفظ صریح فمن اشترط فیہ النیۃ واللفظ الصریح فاتباعا لظاہر الشرع (4) بدایۃ المجتھد : ج 2 ص 55

،، اس بات پر علمائے اسلام کا اجماع ہے جب بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے طلاق کا لفظ زبان سے ادا کرے گا تو طلاق واقع ہوجائے گی ۔ ''

فالمشہور عن مالک ان الطلاق لا یقع الا بلفظ ونیۃ . (1) بدایۃ المجتھد : ج 2 ص 56

،، امام مالک کا مشہور مذہب یہ ہے کہ طلاق لفظ اور نیت سے ہی واقع ہوتی ہے ۔ ''

شیخ الکل الامام السید نذیر حسین المحدث الدہلوی اور مفتی عبد الحق ملتانی فرماتے ہیں کہ جب شوہر شریعت کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو زبانی دے یا تحریری طلاق خواہ مخواہ پڑجائے گی . (2) فتاویٰ نذیریہ ج 3 ص 73

ابوالحسنات عبدالحی حنفی لکھنوی لکھتے ہیں :

فإن رکن الطلاق ہوالتلفظ بلفظ یدل علیہ فلایقع بمجر دالعزم والنیۃ کذافی البنایۃ (3) عمدۃ الرعایۃ ج 2 ص 77 حاشیہ 6587۔

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں دیو بندل کا بھی یہی فتوی ہے زبانی طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔ ۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیو بندج 2 ص) خلاصہ کلام یہ کہ مذکورہ بالا احادیث صیحہ صریحہ کی رو سے جمہور علمائے امت کے نزدیک صورت مسؤلہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہو چکی ہے ۔ اور سوال نامہ کی خط کشیدہ تصریح کی مطابق اس طلاق پر عرصہ ڈیڑھ برس کا گزچکا ہے ۔ لہذا طلاق موثر ہو کر نکاح ٹوٹ گیا ہے اور مسمات نصرت دختر محمد انوراپنے شوہر کے حبالہ عقد سے آزاد ہو چکی ہے ۔ یہ جواب ایک شرعی مسئلہ کا شرعی جواب ہے جو بشرط صحت سوال وصداقت گواہان مذکور بالا تحریر میں لاگیا ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہر گز ذمہ درارنہ ہوگا نیز عدالت مجاز سے توثیق بھی ضروری ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص799

محدث فتویٰ